توصیف میں رطب اللسان ہیں۔سادگی میں اپنی مثال آپ تھا۔طنز ومزاح کرتے تو علمی اور شائستہ انداز میں کرتے۔قنوطتِ پسند بالکل نہ تھا۔

حلیہ وخدوخال: میانہ قد،سڈول بدن،کتابی چہرے،سرخی مائل،خمیدہ کمر،گنجان داڑھی،خالص سیاہ بال،جھری دار پیشانی آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔

ازواج واولاد: آپ نے صرف ایک شادی کی،جن سے چھے بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔بڑا بیٹا مسعود ہے جن کے نام پر آپ کی کنیت ہے۔وہ دارالعلوم کے فارغ ہیں اور دارالانجال غواڑی میں معلم ہے۔ان کے علاوہ ایک دو اور بھی فارغ ہیں۔بیٹیاں بھی کلیۃ البنات جامعہ دارالعلوم سے فارغ ہیں۔باقی لڑکے اور لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔

سانحہ وفات: مولاناؒ مؤرخہ ۶ جولائی ۲۰۰۶ء بروز ہفتہ صبح سویرے سویرے اپنے پلاٹ واقع منجر غواڑی میں پانی دینے کے لیے بائی سائیکل پر گئے تھے،تاکہ وقت پر واپس آسکیں اور جامعہ دارالعلوم میں امتحانی ڈیوٹی پر واپس پہنچ سکیں۔ان ایام میں سالانہ امتحان ہو رہا تھا اور آپ مدیر امتحان تھے۔موت آپ کی اور آپ موت کی طرف بڑھ رہا تھا۔اور کوئی انہونا واقعہ رونما ہونے والا تھا۔آپ کام سے فارغ ہوکر واپسی میں غواڑی سیاچن روڈ کی پہاڑی ''کستوا'' پہنچا ہی تھا کہ آپ کے پیچھے سے ایک تیز رفتار گاڑی نے ٹکر ماری،جس کے مقابلے میں سائیکل اور اس کے سوار کہاں ٹھہر سکتے! قلابازیاں کھاتے ہوئے نیچے کھائی میں جا ٹھہرے،جہاں دریائے شیوک کا دیو ہیکل پانی چڑھ آتا ہے۔آپ سے قدرے نیچے سائیکل تیا پانچا ہو کے پڑی ہوئی پائی گئی۔آپ کے سر میں شدید چوٹ آئی تھی۔بے ہوشی کے عالم میں سکرووڈ سٹرکٹ ہسپتال پہنچائے گئے۔جہاں ایک ہفتہ موت وحیات کی کشمکش میں رہے۔بے ہوشی کے عالم میں ''سبحان اللہ،الحمدللہ،لا الہ الا اللہ'' وغیرہ تسبیح وتہلیل آپ کی زبان پر جاری وساری تھی۔پھر ڈاکٹروں نے اپنے کنٹرول سے باہر ہوتے دیکھ کر کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد ریفر کیا۔ڈاکٹر سکندر عبدالخالق صاحب ہڈی کے اسپشلٹ کی ڈیوٹی تھی۔ان کے پاس بطور سفارش مولانا عبدالباقی خان حفظہ اللہ ساتھ گئے۔اور داخل کیا گیا،مگر ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی''۔آپ مسلسل بے ہوش رہے۔اس دوران بھی شیخ عبدالباقی وغیرہ شاہد عیان کے مطابق آپ کی زبان پر تسبیح وتہلیل کا ورد جاری تھا۔اور آپ آہستہ آہستہ کمزور ہوتے چلے گئے۔اور بالآخر ۲۳ جولائی ۱۹۹۶ء بروز منگل بوقت ۸ بجے صبح روح قفص عنصری سے پرواز کرگئی۔جسد خاکی کو بائی روڈ آبائی وطن غواڑی لایا گیا۔اور ۲۴ جولائی بروز بدھ شام کو آبائی قبرستان ''شق تھنگ'' میں اپنے والد مرحوم کے پہلو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محو خواب ہوئے۔